© rasailojaraid.com

شریعت کو منجانب اللہ مان کر اس کی حکمتوں کو معلوم کرنا، اس کے اغراض و مقاصد کو سمجھنا اور مختلف احوال و ظروف میں ان کے انطباق کی کوشش کرنا ایک الگ بات ہے اور جب تک کسی حکم کی مصلحت سمجھ میں نہ آئے اسے نہ ماننا ایک دوسری ہی چیز ہے۔ پہلی صورت باعث اجر و ثواب ہے اور دوسری صورت کے جواز کا تصور بھی ایک مسلمان نہیں کر سکتا۔ مسلمان کی صحیح حیثیت یہ ہے کہ وہ اللہ اور اس کے رسول کے ہر حکم کو بے چون و چرا تسلیم کرے۔ وہ کسی حکم کا اس وجہ سے انکار نہیں کر سکتا کہ اس کی حکمت اور مصلحت اس کی سمجھ میں نہیں آرہی ہے۔ وہ خدا کی شریعت کو ہر نقص سے پاک اور حکمتوں سے معمور تصور کرے گا اور کسی حکم کی حکمت اس کی سمجھ سے باہر ہو تو شریعت پر الزام لگانے کی جگہ اسے اپنی عقل کا قصور سمجھے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ جن لوگوں کے لئے شریعت زنجیر پا بن چکی ہے اور جو اسے بہر طور توڑ پھینکنا چاہتے ہیں، انھیں اس کے احکام میں کوئی حکمت اور معنویت ہی نظر نہیں آتی۔ وہ شریعت سے دامن چھڑانا چاہتے ہیں لیکن اس طرح کہ اس کا کوئی الزام ان پر نہ آئے۔ اس کیلئے وہ یہ باور کرانا چاہتے ہیں کہ شریعت کی بندشیں انھوں نے توڑ دی ہیں تو اس میں ان کا کوئی قصور نہیں ہے، شریعت ہی کا قصور ہے۔ اس کی یہ بندشیں ہی سراسر بے معنی ہیں، ان کا نہ ہونا ان کے ہونے سے بہتر ہے۔ کیا اچھا ہوتا اگر وہ خدا اور اس کی شریعت کو مجرم ٹھہرانے کی جگہ اپنی کوتاہی کا اعتراف کر لیتے ہیں؟

کچھ ادارہ اور رسالہ سے متعلق

آج کے دور میں اس بات کی شدید ضرورت ہے اور یہ ضرورت روز بروز بڑھتی ہی جارہی ہے کہ مختلف پہلوؤں سے اسلام کی حقانیت اور معنویت ثابت کی جائے۔ لیکن یہ بڑی پتہ ماری کا کام ہے۔ اس میں انسان جب بہت ہی خاموشی سے عرصہ تک اپنا خون جگر جلاتا رہتا ہے تب اس قابل ہوتا ہے کہ کسی موضوع پر ذمہ داری کے ساتھ بول سکے۔ ہماری ایک بڑی کمزوری یہ ہے کہ وقتی اور ہنگامی کاموں کے لئے تو ہمارے اندر بڑا جوش اور جذبہ پایا جاتا ہے لیکن کسی علمی اور سنجیدہ کام کی تحریک نہ تو ہمارے اندر پیدا ہوتی ہے اور نہ اس کی اہمیت محسوس کی جاتی ہے۔ حالانکہ کوئی بھی قوم محض جوش اور جذبات کے بل پر زندہ نہیں رہ سکتی۔ اس کے لئے ٹھوس اور مضبوط

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

بنیادوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہے کہ ایسے افراد امت میں انگلیوں پر گنے جا سکتے ہیں جو مختلف میدانوں میں علمی سطح سے اسلام کی ٹھیک ٹھیک ترجمانی کر سکتے ہوں۔

ادارۂ تحقیق و تصنیف نے ایک خاص رخ سے اس کمی کو دور کرنے کے لئے جدید و قدیم تعلیم یافتہ نوجوانوں کے لیے اسلام پر تحقیق و تصنیف کی تربیت کا نظم کیا ہے۔ اس نظم کے تحت ہر سال دو باصلاحیت طالب علموں کا انتخاب کیا جاتا ہے اور انھیں ادارہ ہی میں رکھ کر دو سال تک تحقیق و تصنیف کی تربیت دی جاتی ہے۔ قیام کی سہولت کے علاوہ اب تک اس طرح کے ہر طالب علم کو تین سو روپیہ ماہانہ وظیفہ بھی دیا جاتا تھا۔ اب فیصلہ کیا گیا ہے کہ وظیفہ چار سو روپیہ ماہانہ کر دیا جائے۔ یہ ایک بڑا مالی بوجھ ہے جو ادارہ نے اٹھایا ہے لیکن یہ ایسا سنجیدہ اور ٹھوس کام ہے جو اہل خیر حضرات کی توجہ چاہتا ہے۔ اگر چند اصحاب خیر ایک ایک طالب علم کی بھی ذمہ داری اٹھا کر ادارہ کو اس مالی بوجھ سے سبک دوش کر دیں تو یہ کام نہ صرف یہ کہ وسیع پیمانہ پر انجام دیا جا سکتا ہے بلکہ اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور بہتر بھی بنایا جا سکتا ہے۔ اگر یہ کام ٹھیک سے چل پڑے تو امید ہے کہ آہستہ آہستہ امت کو اسلام کے بہترین ترجمان فراہم ہوتے رہیں گے۔

ادارہ کے اشاعتی پروگرام کے تحت اب تک چار اردو کتابچوں کے انگلش میں ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ مزید بعض اہم کتابوں کی اشاعت پیش نظر ہے۔ انشاءاللہ یہ سلسلہ جاری رہیگا۔

سہ ماہی 'تحقیقات اسلامی' کا پہلا سال اس شمارہ کے ساتھ مکمل ہو جائے گا۔ ہم نے اپنی حد تک کوشش کی ہے کہ اسے ظاہری و معنوی اعتبار سے بہتر سے بہتر بنایا جائے۔ اس کے مضامین میں تنوع ہی نہ ہو بلکہ اس کا علمی معیار بھی بلند ہو۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل و احسان ہے کہ اہل علم نے رسالہ کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور اس کی مقبولیت میں اضافہ ہوا۔

پچھلا شمارہ دن ڈائی پر الٰہ آباد میں چھپا۔ یہ ہمارے لئے ایک نیا تجربہ تھا۔ ہمیں افسوس ہے کہ اس تجربہ میں رسالہ کافی تاخیر سے شائع ہوا جس کے لئے ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔ چوتھا شمارہ اللہ نے چاہا تو وقت پر اس کے قدر دانوں کے ہاتھوں میں پہونچے گا۔

© rasailojaraid.com